جنرل مرزا اسلم بیگ
سابق چیف آف آرمی سٹاف پاکستان

ٹرمپ کی خطرناک قومی سلامتی اسٹریٹیجی

''ٹرمپ کی سکیورٹی اسٹریٹیجی ایک خطرناک منصوبہ ہے جسے کسی طرح بھی قومی سکیورٹی اسٹریٹیجی نہیں کہا جا سکتا یہ محض ہرزہ سرائی ہے۔'' راجر کوہن (Roger Cohen)

ٹرمپ کی یہ سکیورٹی حکمت عملی دراصل ان کے ''امریکہ پہلے'' کے نعرے سے عبارت ہے اور یہ جنون ان کی شخصیت پر حاوی ہے جس کی عکاسی ان کی مندرجہ ذیل قومی پالیسی سے ہوتی ہے جس کے اہداف یہ ہیں: قومی اقدار و طرز زندگی کا تحفظ، امریکی وقار کی ترویج، طاقت کے بل بوتے پر امن کا قیام، دنیا بھر میں امریکی اثر ورسوخ کو وسعت دینا اور بھارت کو چین کا ہم پلہ بنانا مقصود ہے۔ اسی پالیسی کی بنیاد پر ٹرمپ کی قومی سکیورٹی اسٹریٹیجی وضع کی گئی ہے جس کا خصوصی ہدف فلسطین، افغانستان، ایران، چین، شمالی کوریا اور پاکستان ہیں۔

فلسطین: بظاہر یوں دکھائی دیتا ہے کہ ٹرمپ 1917 میں جاری ہونے والے بالفور اعلامیے (Balfour Declaration) کا صد سالہ جشن منا رہے ہیں جسکا اعلان حکومت برطانیہ نے پہلی عالمی جنگ کے دوران یہودیوں کی سلطنت کی خاطر عثمانیہ کے علاقے فلسطین کو یہودی عوام کا وطن قرار دیا تھا۔ اس اعلامیے کے الفاظ یہ تھے:

''شہنشاہ برطانیہ کی حکومت فلسطین کو یہودیوں کا آبائی وطن قرار دینے کی حامی ہے اور اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے اس ہدف کو حاصل کرے گی۔ اس بات کو بھی یقینی بنایا جائیگا کہ جس طرح یہودیوں کے حقوق اور سیاسی مقام کا خیال رکھا جائے گا اسی طرح فلسطین میں پہلے سے آباد غیر یہودی عوام کے مذہبی و معاشرتی حقوق کو بھی تحفظ فراہم کیا جائے گا۔''

ٹرمپ کی اس حکمت عملی کے سبب فلسطین اور اسرائیل پر مشتمل دو ریاستوں کے قیام کے امکانات ختم ہو گئے ہیں جس کے اثرات خطرناک ہوں گے اور پورے مشرق وسطی کو نئے خطرات کا سامنا ہو گا۔ اسی طرح 2001 میں شروع ہونے والے پہلے کروسیڈ کے تحت مسلم ممالک کی تباہی و بربادی کا سامان

مہیا کیا ہے۔اب دوسرا کروسیڈ شروع کیا جا رہا ہے جس کا اولین ہدف فلسطین اور مشرق وسطی کے ممالک ہیں اور پوری دنیا میں طاقت کے بل بوتے پر امریکی اثر ورسوخ کو مسلط کرنا ہے۔فلسطین میں قیام امن کے امکانات اب انتہائی معدوم ہیں کیونکہ عرب دنیا کی دلچسپی شام عراق اور داعش کی جانب تبدیل ہو چکی ہے اور وہ عرب انقلاب کی تباہی و بربادی سے بچنے کے اقدامات میں مصروف ہیں۔ اس کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے امریکہ قیام امن کی راہ ہموار کرنے کی بجائے مکمل طور پر اسرائیل کی طرفداری کر رہا ہے جس کا مقصد پورے علاقے پر بالادستی حاصل کرنا ہے۔

افغانستان: امریکہ کو 2010 میں افغان جنگ میں شکست ہوئی تو انہوں نے رچرڈ آرمیٹیج کو میرے پاس بھیجا تاکہ افغان طالبان کو بات چیت پر آمادہ کیا جا سکے لیکن طالبان 1990 کی طرح دھوکے میں آنے والے نہیں تھے انہوں نے شرط رکھی کہ بات چیت کا عمل شروع کرنے سے پہلے قابض فوجیں افغانستان سے مکمل طور پر نکل جائیں۔لیکن بتدریج ہزیمت اٹھانے اور اپنی حیثیت کھونے کے باوجود امریکہ افغانستان میں اپنی شکست کے داغ دھونے کیلئے سازشوں میں مصروف ہے جس سے در پردہ داعش کو تقویت مل رہی ہے جو پورے خطے کے ممالک کی سلامتی کیلئے انتہائی خطرناک ہے۔وہ پاکستان کو بھی دھمکا رہا ہے کہ افغانوں کی مزاحمت کو کچلنے کے اقدامات کرے تاکہ ”بھارت کو چین کے مدمقابل قوت بنایا جا سکے“ اور انڈو ایشین (Indo-Asian) منصوبے کی تکمیل کر کے افغانستان سے بنگلہ دیش تک بھارت کی بالادستی قائم کی جا سکے اور ”طاقت کے بل بوتے پر امن قائم کیا جائے۔“

ایران: 1980 سے لے کر آج تک امریکہ ایران کو خطے کے ممالک کیلئے زبردست خطرے کے طور پر بدنام کرتا رہا ہے لیکن اس کے برعکس طرح طرح کی تجارتی واقتصادی پابندیوں کے باوجود ایران ایک مضبوط قوت بن کر ابھرا ہے جس سے امریکہ کو ایران کے ساتھ ایٹمی معاہدے پر مجبور ہونا پڑا لیکن صدر ٹرمپ اب اس معاہدے کو ”اب تک طے پانے والا سب سے بدترین معاہدہ“ قرار دے رہے ہیں اور ایران پر سے پابندیاں اٹھانے کو تیار نہیں بلکہ دھمکیاں دے رہے ہیں۔ان کا منصوبہ ہے کہ ”دو دہائیوں سے جاری سخت گیر ایرانیوں سے معاملات طے کرنے کا بہترین راستہ یہ ہے کہ اس معاہدے کو پھاڑ کے پھینک دیا جائے۔“ ٹرمپ معاہدے کو تو پھاڑ سکتے ہیں لیکن وہ ایرانی عوام کے عزم واستقلال اور قومی اعتماد کو شکست دے کر "طاقت کے بل بوتے پر امن قائم کرنے کی کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ "

چین: ٹرمپ نے چین کو ”تذویراتی مدمقابل“ (Strategic Competitor) کا نام دیا ہے۔چین کے ساتھ ہاتھ ملانے اور علاقائی تعاون کے ذریعے قیام امن کی حکمت عملی پر انکا ساتھ دینے کی بجائے امریکہ

بھارت کو چین کی ابھرتی ہوئی عسکری اور اقتصادی طاقت کے ہم پلہ بنانے کیلئے کام کر رہا ہے جبکہ بھارت کی اوقات یہ ہے کہ وہ اب تک پاکستان کو ابھرنے سے روک نہیں سکا تو وہ چین کو محدود کرنے کی ذمہ داری کس طرح پوری کر سکے گا۔ کہا گیا ہے کہ ''بھارت کی مدد کرنے کیلئے امریکہ بھرپور طور پر تیار ہے۔'' یقیناً ایک زوال پذیر سپر پاور سے اس سے زیادہ اور کچھ کرنے کی امید بھی نہیں کی جاسکتی۔

شمالی کوریا: ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے کی محدود صلاحیت کے باوجود شمالی کوریا نے امریکہ کو خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ امریکہ جو ہزاروں ایٹمی ہتھیار اور موثر طور پر استعمال کرنے اور فضائی قوت کی صلاحیتوں کا حامل ہے وہ شمالی کوریا پر کسی قسم کا دباؤ ڈالنے میں ناکام ہے اور بے بسی کے عالم میں چین سے امید لگائے بیٹھا ہے کہ وہ شمالی کوریا کے سربراہان کو قائل کرنے میں کامیاب ہوجائے گا لیکن شمالی کوریا اور افغانستان کے معاملات میں ناکامی نے اکلوتی سپر پاور امریکہ کی طاقت کی قلعی کھول دی ہے۔

پاکستان: پاکستان علاقائی تصادم کے مرکز میں واقع ہے۔ ہمیں اپنے مفادات کے تحفظ کی خاطر انتہائی احتیاط سے قدم اٹھانا ہے جس کیلئے منتخب پارلیمان کے تعاون اور عوام کی مدد کے ساتھ ساتھ ایران افغانستان اور پاکستان کے مابین علاقائی اتحاد کا قیام ضروری ہے جسے چین اور روس کی حمایت سے مزید تقویت ملے گی۔ پاکستانی قوم میں ایرانی قوم کی طرح جذبہ مزاحمت اور دباؤ کو مسترد کرنے کا حوصلہ موجود ہے جو ہمارے ہمسایہ کی عظیم تہذیبوں کی قدروں سے عبارت ہے۔ ان کے ساتھ ہماری سرحدیں ہی نہیں بلکہ سوچ وفکر بھی مشترک ہیں۔ مرحوم لیاقت علی خان کے بقول پاکستان ایشیا کا دل ہے۔ اب ہمیں اپنے قول وفعل سے اس عظیم ورثے کا حقدار ثابت کرنا برحق ہے۔

عالمی اسلامی کانفرنس (OIC) کا ہنگامی اجلاس مسلم ریاستوں میں خاطر خواہ سنجیدگی پیدا نہیں کر سکا۔ صرف چند سربراہان مملکت نے اس اجلاس میں شرکت کی جو عالم اسلام میں اتحاد کے فقدان کی آئینہ دار ہے۔ ایران اور ترکی کے علاوہ کسی بھی ملک نے اس معاملے کو سنجیدگی سے نہیں لیا ہے۔ خصوصا عرب دنیا عوامی انقلاب کی وجہ سے گومگو کی کیفیت میں مبتلا ہے۔ خطے میں پھیلی اس مایوسی سے امریکہ اور اسرائیل نے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے فلسطینی مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے عوام کے سول اور مذہبی حقوق کو خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ موجودہ صورت حال پورے عالم اسلام کیلئے ایک بڑا چیلنج ہے۔ اس سازش کے تحت امریکہ اور اسرائیل عرب علاقوں کی قیمت پر عظیم تر اسرائیل کے ایجنڈے کو وسعت دینے کا فیصلہ کر چکے ہیں، جس کے سبب مشرق وسطی کا نقشہ بدل جائے گا لیکن امید ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے جس بھاری اکثریت سے ٹرمپ کی پالیسی کے خلاف ووٹ دیا ہے وہ امریکہ اور اسرائیل کے ناپاک عزائم کو آگے بڑھنے سے روک دے گی۔ ☆ ☆ ☆